سوال

ئَ اور سو (192) پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام باآواز بلند قرات کر رہا ہو تو اسے خاموشی سے سنا جائے، آیا جب خاموش ہوں تب بھی سورہ فاتحہ کے علاوہ خود کوئی قرآن کا کچھ حصہ تلاوت نہ کیا جائے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مد!

ل :

ماز میں نمازی کے لیے پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن مجید سے جو میسر ہو پڑھنا مشروع ہے، چاہے وہ امام ہو یا مقتدی اس کی دلیل ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے :

بر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

م ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور دوسری کوئی سورۃ، اور آخری دو رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے "

بر (843)۔

زی، امام یا مقتدی، پہلی دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ سے اکثر قراءت کرے گا؛ اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

ن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

یں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جو رسول کریم صلی اللہ وسلم ملا کر ایک ہی رکعت میں پڑھا کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے مفصل سورتوں میں سے بیس سورتوں کا ذکر کیا "

بر (775) صحیح مسلم حدیث نمبر (822)۔

ریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمن، اور سورۃ النجم ایک رکعت میں جمع کیں، اور سورۃ القمر، الحاقۃ اور سورۃ الطور، الذاریات، اور سورۃ الواقعۃ، القلم جمع کر کے پڑھیں۔

ئ (104)۔

ہ کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھنے پر، بخاری کی درج ذیل حدیث بھی دلالت کرتی ہے جو "باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ "ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنے کے باب میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے :

نس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی مسجد قباء میں ان کی امامت کروایا کرتا تھا، اور جب بھی وہ نماز میں قرآت کرتا تو "قل ہو اللہ احد" پڑھنے کے بعد اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ پڑھتا، یہ ہر رکعت میں کیا کرتا تھا، چنانچہ اس کے ساتھیوں نے اس سے بات کی اور اسے کہنے لگے :

س سورۃ سے قراءت کی ابتدا کرتے ہو اور پھر اس کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ بھی پڑھتے ہو، یا تو یہی سورۃ پڑھا کرو، یا پھر اسے چھوڑ کر کوئی اور سورۃ پڑھ لیا کرو۔

ب دیا : میں تو اسے نہیں چھوڑ سکتا، اگر تم پسند کرتے ہو تو میں تمہاری امامت کرواتا ہوں، اگر ناپسند کرتے ہو تو چھوڑ دیتا ہوں، وہ لوگ اسے اپنے سے افضل سمجھتے تھے، اور انہوں نے اس کے علاوہ کسی اور کی امامت کروانے کو پسند نہ کیا۔

نچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو یہ قصہ بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ال : آپ کو جو کچھ تیرے دوست کہتے ہیں اس چیز کے کرنے میں کونسی چیز مانع ہے ؟ اور وہ کیا چیز ہے جو تجھے ہر رکعت میں یہ سورۃ پڑھنے پر ابھارتی ہے ؟

و اس صحابی نے جواب میں عرض کیا :

ں اس سورۃ سے محبت کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ں سے تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔ "

ء (403/6)۔

م :

ی دو رکعتوں میں اصل تو یہی ہے کہ ان میں صرف سورۃ فاتحہ کی قراءت پر ہی اقتصار کیا جائے، کیونکہ مسلم کی روایت ہے کہ :

بوقتادہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

یم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور ایک سورۃ کی قراءت کیا کرتے تھے، اور بعض اوقات ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے، اور آخری دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے۔ "

بر(451)-

ہے، اور نماز کے لیے آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد بعض اوقات کوئی اور سورۃ بھی پڑھنی جائز ہے، اس کی دلیل مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے :

بوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں تقریبا تیس آیتوں کے برابر قرآت کیا کرتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں تقریبا پندرہ آیات کے برابر، یا کہا : اس سے نصف، اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیات کے برابر، اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف قرآت کرتے تھے۔ "

بر(452)-

خ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

لیل ہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھنا سنت ہے، اور صحابہ کرام کی ایک جماعت اسی پر ہے ان میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ شامل ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے، چاہے نماز ظہر ہو یا کوئی اور، ہمارے متاخرین علماء کرام نے بھی اسے ہی لیا ہے، مثلا ابوالحـ

ۃ(113)-

یخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا :

جب نمازی سری نماز میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کی قراءت سے فارغ ہو اور امام ابھی رکوع میں جائے تو کیا مقتدی خاموش رہے ؟

یخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

ی جب سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کی قراءت سے فارغ ہو جائے تو امام کے رکوع سے قبل خاموش نہ ہو، بلکہ امام کے رکوع جانے تک قرآت کرتا رہے، حتی کہ اگرچہ پہلی تشہد کے بعد والی دو رکعت ہی کیوں نہ ہوں اور وہ سورۃ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہو جائے اور امام رکوع میں نہ گیا ہو تو وہ دوسری سورۃ

ن(108/15)-

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

کتاب الصلاۃ جلد2